سوال

(12) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا؟ (عدنان الطاف، اسلام آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کا ثبوت کئی احادیث صحیحہ میں ہے اور اس کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہے:

طبقات ابن سعد(8/126،127، واللفظ لہ)

اور مسند احمد(6/131،132،261) میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر شمیسہ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"فبينما أنا يوما مَنْصَفَ النهار إذا أنا بظلّ رسول الله صَلّى الله عليه وسلم، مقبلاً"

"دوپہر کا وقت تھا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آرہا ہے۔

شمیسہ کو امام ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ (تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 418) اور ان سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور شعبہ (حتی الامکان) اپنے نزدیک عام طور پر صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔

"كما هو الأغلب" (دیکھئے تہذیب التہذیب 4،5)

لہذا یہ سند صحیح ہے اسی طرح کی ایک طویل روایت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔ جس کا ایک حصہ کچھ یوں ہے:

"فلما كان شهر ربيع الأول دخل عليها فرأت ظله الخ"

جب ربیع الاول کا مہینہ آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کے پاس تشریف لائے، انھوں نے آپ کا سایہ دیکھا۔۔۔۔۔ الخ (مسند احمد 6/338)

اس کی سند صحیح ہے اور جو اسے ضعیف کہتا ہے وہ خطا پر ہے کیونکہ شمیسہ کا ثقہ ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

صحیح ابن خذیمہ (2/51ح892) میں بھی صحیح سند کے ساتھ سیدنا یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حتى رأيت ظلي وظلكم۔۔۔۔۔الخ"

"یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا۔۔۔۔۔الخ"

اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔(المستدرک للحاکم 4/456)

کسی صحیح یا حسن روایت سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں جو روایت نقل کی ہے وہ اصول حدیث کی رُو سے باطل ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور، 27/جون 1997ء)(الحدیث :40)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ81

محدث فتویٰ